Rohtas Mahila College , Sasaram

Dr. Shahla Bano
Dept of Urdu

Course:-B.A part II Hons paper 3rd(2019-20)
Book:- Pard-e-Ghaflat
Topic:-Pard-e-Ghaflat ki Kirdar Nigari

Scanned with CamScanner

میرے دو مخالف ایک معاشرتی ڈراما ہے جسمیں بعض پرانی

18 सोमवार

رسموں کی برائیاں دکھائی گئی ہیں۔ اور مغربی اثرات کے تحت زندگی میں
جو تبدیلیاں آچکی ہیں۔ ان کا احساس دلانے کی کامیابی کے ساتھ ایک منظر
ترتیب دیا گیا ہے۔ کہانی میں ایک پرانی وضع کے زمیندار گھرانے کو ڈرامہ
نگار نے دکھایا ہے کہ کسطرح الطاف حسین کے سیدھے پن اور نیک مزاجی کے
سبب انکی جائیداد آہستہ آہستہ ایک مہاجن کے قبضے میں چلی گئی ہے۔
ایک مٹتے ہوئے نظام کی گرتی ہوئی دیواروں کو سنبھالنے کیلئے پرانی قدروں کی
حفاظت کیلئے وہ اپنی جائیداد بنام ڈالتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے
بے خبر کہ جب زندگی کا ڈھانچہ بدل جاتا ہے تو انسان کو خود بخود بدل جانا چاہئے
کہانی کی ابتدا سے نئی اور پرانی قدریں ٹکراتی ہوئی نظر آتی ہیں۔
میرے دو مخالف میں منظور حسین، سعیدہ، احمد حسین اور شیخ راحت علی مرکزی

19 मंगलवार

کرداروں کیطرح سامنے آتے ہیں۔ میر الطاف حسین، رقیہ، ظاہرہ، اصغر
محمد حسین، محمد جواد، محمد علی، گنگا سہائے، اور مہاجن وغیرہ ذیلی
کردار ہیں جنکی معاونت مرکزی کرداروں کی خوبیوں اور خدوخال کو نمایاں
کرتے ہیں۔ منظور حسین، سعیدہ اور احمد حسین اس ڈرامے کے کرداروں کو ایک
ایسی مثلث بناتے ہیں جسمیں تمام واقعاتی نشیب و فراز کا عکس نظر آتا
ہے۔ منظور حسین اور سعیدہ الطاف حسین کے مرحوم بھائی شجاعت حسین
کی اولاد ہیں۔ دونوں بھائی ایک دوسرے کی ضد تھے۔ میر شجاعت حسین
جدید تعلیم حاصل کرکے لندن سے اعلیٰ تعلیم کیلئے گئے لندن سے بھی واپس ہوکر
نئے طرز کی تعلیم کا اثر انکے بچوں میں تھا۔ جدید تعلیم کے شائق اور روشن

Scanned with CamScanner

کے زیر اثر ہے جبکہ الطاف حسین صاحب جدید تعلیم کے سخت مخالف، زندگی کی ہر نئی
ہوئی روایات سے ناآشنا ہیں۔ صوم و صلوٰۃ کے سخت پابند ہیں۔
غرضیکہ ایسے انسان کا خیال ہے کہ مذہب ہی ان کا اوڑھنا بچھونا
ہے کیونکہ تمام مسائل کا حل انہیں میں ڈھونڈتے ہیں۔ گویا وہ سماجی
مسائل سے بالکل ہی کورے ہیں۔ طرہ یہ کہ اگر کبھی ان مسائل پر سوچتے بھی ہیں تو
احمد حسین کے انداز سے جس پر رقیہ بیگم کی ذہنیت کی چھاپ رہتی ہے۔ وہ پڑھنا
لکھنا عورتوں کیلئے غیر ضروری ہی نہیں سمجھتے بلکہ ~~اسے گناہ عظیم سمجھتے ہیں~~ خاندانی
~~روایات~~ روایت سے الگ پاتے ہیں۔ لہٰذا انکے لئے خاندانی روایت سے الگ
ہونا انکے لئے گناہ عظیم ہے۔ وہ سعیدہ کی شادی ایک امیر گھر میں اسکول
کے ہوس پرست جوکر سے کرنا چاہتے ہیں جبکہ منظور اور خود سعیدہ ایک دوسرے روشن
خیال محمد علی کی طرف مائل ہیں۔ اس پر ستم یہ کہ سعیدہ پردے کی قائل نہیں ہے
شیخ جی اپنے بزرگ ہونے کے ساتھ سعیدہ اور منظور یعنی نئی نسل
عورتوں کے نمائندہ کا ساتھ دیتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ شیخ جی کا کردار
عابد حسین نے سب سے زیادہ محنت سے مرتب کیا ہے۔ ان کا کردار ارتقائی یا
وقت کا علمبردار کردار ہے اور انکی آواز وقت کی آواز ہے۔

یہاں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ڈرامہ عورت میں جتنے بھی
مرکزی کردار اور ضمنی کردار ہیں وہ سبھی عابد حسین کی اپنی تخلیق کردہ
ہیں۔ شیخ جی کی ملی جلی گفتگو [illegible] باتیں بہت اچھی لگتی
اور سنجیدہ ہیں لیکن زندگی میں [illegible] انسان سنجیدگی نہیں چاہتا۔
شیخ جی نے دنیا کا مطالعہ غائر نظر سے کیا ہے۔ لہٰذا سوسائٹی میں
ایک انقلاب کے خواہاں ہیں۔ انکے سنجیدہ مشوروں کے ساتھ

15 शुक्रवार

ڈرامہ اپنی دلچسپی کے اعتبار سے اس وقت اور بھی قابلِ توجہ
ہو سکتا تھا۔ جب اسکا کوئی اور کردار زندہ جاوید بات کی کرتی دور عقل کے
اندھیروں کو پیش کرتا۔ یوں ہی شبیہ اور محمد علی کا کردار زندگی کی آگ
بہت کم دکھتا ہے۔ یہ ڈرامہ لگتا ہے کہ ان لوگوں سے زیادہ کا لڑکے لیے
معلوم ہوتے ہیں جو زندگی میں ہر موڑ پر سنجیدہ نظر آتے ہیں۔ عمل کی حرکت
اور تاثر کی شدت نہیں اتنی دل میں ہوتا ہے کہ مشغلے پن پکے ہیں۔ نہ کہیں عمل
کی تیزی ہے نہ شر ہے۔ یہ ڈرامہ آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا انجام کو پہنچ جاتا
~~ہے~~ ایکبار جو عابد حسین نے جو مقصد اٹھایا ہے اسکو کا مناظر کیسا لو
نہ تھا ہے۔ مشرق کی نقطۂ نظر کیلئے اس کا دنیا بھر کا سفر اور حقائق
حسین کا سالو۔ ایسی چیزیں رکھی ہیں جن سے شیخ جی کے کردار خود بخود

16 शनिवार

نکھر جاتا ہے اور انکے نظریوں کا جواز مل جاتا ہے۔
لب ولہجے ... زیر دہ واقعات کے کرداروں کے خیالات و معاملات کی کشمکش
عمل اور حرکت کے عنصر سے ہم آہنگ ہو کر واقعی بہت دیدہ ایک مسئلہ کا
مرتبہ حاصل کر لیتا۔

Scanned with CamScanner